Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ زمانہ آگیا ہے کہ بیک وقت تمام دُنیا پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ظاہر ہو

ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں اور خدا کے فرشتے اِس غرض سے تبدیلیاں لا رہے ہیں

جن لوگوں کی زبانیں اِسلام کے خلاف باتیں کرتے نہ تھکتی تھیں اُن کی آنکھیں اب آنسو بہاتی ہیں

جماعتِ احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے دِن سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اِختتامی خطاب

(آخری قسط)

ربوہ — امام جماعتِ احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا ہے کہ وہ زمانہ اب آگیا ہے کہ بیک وقت تمام دُنیا پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ظاہر ہو۔ ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں اور اِس غرض کے پیشِ نظر انقلاب پر انقلاب آ رہے ہیں۔ آج سے پندرہ سولہ سال قبل کی زندگی میں تبدیلی آچکی ہے۔ اور یہ تمام تبدیلیاں اِسی لئے آ رہی ہیں تا کہ دُنیا پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وجلال ظاہر ہو سکے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ تبدیلیاں ہم یا تم نہیں لا رہے یہ خدا کے فرشتے لا رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے آخری دن ۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء کو اپنی اختتامی تقریر میں احبابِ جماعت سے خطاب کرتے ہوئے تعمیرِ کعبہ کے مقاصد پر نہایت بصیرت افروز رنگ میں روشنی ڈالی۔

حضور ایدہ اللہ نے دُنیا میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پندرہ بیس سال پہلے وہ لوگ جن کی زبانیں اسلام کے خلاف باتیں کرتی نہ تھکتی تھیں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر ان کی آنکھوں سے مَیں نے آنسو ٹپکتے دیکھے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے آیاتِ قرآنی کی روشنی میں بتایا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ جب آخرین پیدا ہوں تو دُنیا سے ایک آواز اُٹھے گی اور خدا ایک بظاہر ذلیل، بے سہارا، بے مایہ، بے بس لوگوں کو جنہیں سیاست میں کوئی دخل نہیں اور جنہیں سیاست سے کوئی دلچسپی بھی نہیں، چُنے گا جس طرح اُمیین میں سے چُنا تھا۔ اور اس حقیر اور دُنیا کی دھتکاری ہوئی جماعت سے خدا اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت آشکار کرنے کا عظیم کام لے گا یہاں تک کہ ہر نفس اپنے گریبان میں جھانکنے پر مجبور ہو جائے گا۔ اور اب وہی زمانہ آگیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے تعمیرِ کعبہ کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے سورۂ بقرہ کی آیت ۱۳۰ کی تفسیر فرماتے ہوئے بتایا کہ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تھی کہ اے خدا تُو ان میں سے ایک ایسا رسول مبعوث کر جو کہ انہیں تیری آیات، کتاب اور حکمت سکھائے اور ان کا تزکیہ کرے۔ یقیناً تُو ہی غالب اور حکمت والا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اِس دعا کو قبول کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور اِس دوران قریباً دو ہزار سال کے عرصہ میں دُنیا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانیاں دینے کے لئے تیار کیا۔ حضور نے فرمایا کہ جس قوم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا اس میں وہ ساری قوتیں اور استعدادیں اللہ تعالیٰ نے پہلے سے پیدا کر دی تھیں جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال ہونی تھیں۔ اور ان کو خدا نے ایسی تربیت دی کہ وہ آخر کار اپنا سب کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لٹا دیں۔ حضور نے مثال دیتے ہوئے بتایا کہ اس قوم نے صرف چالیس ہزار افراد کے ساتھ کسریٰ کے تین لاکھ افراد کا مقابلہ کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مَیں آج کی تقریر میں انہی چار نکات یعنی آیات، علمِ کتاب، حکمت اور تزکیۂ نفس کی وضاحت کروں گا۔ یہ چار مقاصد ان بہت سے مقاصد میں سے تھے جن کے لئے خانہ کعبہ کی تعمیر کی گئی اور یہی وہ مقاصد ہیں جن کے لئے جماعتِ احمدیہ کو پیدا کیا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ چار مقاصد دراصل مختلف ادوار کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان میں یہ بتایا گیا تھا کہ اُمّتِ محمدیہ بحیثیت اُمّت ان مختلف ادوار میں سے گذرتی چلی جائے گی۔ حضور نے اِس ضمن میں مختلف ادوار کی بڑے (باقی صفحہ ۴ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ — عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۴ صفر ۱۴۰۰ھ ۱۳ صلح ۱۳۵۹ہش ۱۳ جنوری ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت سے رکھے اور اپنی تائید ونصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:-

حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احبابِ جماعت حضرت سیّدہ مدظلہا کی صحت وسلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ اس کے علاوہ زکام اور نزلہ کی بھی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
۲۴؍ صفر ۱۴۰۰ھ
۱۳؍ صلح ۱۳۵۹ ہش

ہماری خوش بختی اور اُس کا بنیادی تقاضا

اللہ تعالیٰ جب کسی مامور کو دنیا میں مبعوث کرتا ہے تو اُس کی بعثت سے اُس کا صرف اتنا ہی مقصد نہیں ہوتا کہ لوگ اُس کا منجانب اللہ ہونا تسلیم کرکے اُس کی ماموریت پر ایمان لے آئیں اور بس۔ اگر مقصد صرف اتنا ہی ہو تو پھر مامور من اللہ کی بعثت بے معنیٰ ثابت ہوئے بغیر نہ رہے مقصد مامور من اللہ کی بعثت کا یہ ہوتا ہے کہ مامور من اللہ کی قوت قدسیہ کے زیر اثر لوگوں کی زندگیوں میں ایک انقلاب برپا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی غیر محدود صفات اور قدرتوں پر زندہ ایمان حاصل کرکے اُس کی معرفت میں ترقی کریں اور اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرکے اس کے افضال و انعامات کے مورد بنیں۔

یہی وجہ ہے کہ مامور من اللہ صرف اپنی ماموریت پر ایمان لانے ہی کی دعوت نہیں دیتا بلکہ اُنہیں یہ دعوت بھی دیتا ہے کہ وہ اُس کے اعوان و انصار بن کر دین حق کو دُنیا میں پھیلائیں۔ اور جو پاک تبدیلی ان کی زندگیوں میں رونما ہو وہی پاک تبدیلی دوسروں کی زندگیوں میں لانے کی بھرپور کوشش کریں اور اس طرح دنیا میں ایک انقلاب عظیم برپا کرنے کی جدوجہد کو پورے جذبہ و جوش سے جاری رکھنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔

اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے مامور من اللہ کی حیثیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے ضمن میں واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآىِٕفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝ (الصف آیت ۱۵)

ترجمہ:- اے مومنو! تم اللہ (کے دین) کے مددگار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم نے جب حواریوں سے کہا کہ خدا کے (قریب لے جانے والے) کاموں میں میرا کون مددگار ہے؟ تو وہ بولے اللہ (کے دین) کے ہم مددگار ہیں۔ پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ تو ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا جس پر ہم نے مومنوں کی اُن کے دشمنوں کے خلاف مدد کی اور وہ غالب آ گئے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے لوگوں کو صرف ایمان لانے کے لئے ہی نہیں پکارا بلکہ جو ایمان لے آئے تھے انہیں اس امر کی بھی دعوت دی کہ وہ آگے آئیں اور جس دین پر وہ ایمان لائے ہیں اُس پر خود عمل پیرا ہو کر اور دوسروں کو بھی اس میں داخل کرکے اور انہیں بھی اس پر عمل پیرا کرا کے دنیا میں اس کی سربلندی کے لئے ساعی ہوں اور اس طرح نصرت دین کا حق ادا کریں۔ اس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ مامور من اللہ پر صرف ایمان لانا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ ضروری ہوتا ہے کہ لوگ صرف ایمان ہی نہ لائیں بلکہ ایمان لانے کے بعد انتھک جدوجہد بروئے کار لا کر اور جانی و مالی قربانیاں پیش کرکے دین حق کو دنیا میں غالب کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔

مامور من اللہ کی اس دعوت کے نتیجہ میں واضح طور پر دو گروہ معرضِ وجود میں آتے ہیں۔ ایک مامور من اللہ کی دعوت پر ایمان لانے اور دین کی نصرت پر کمربستہ ہونے والوں کا اور دوسرا مامور من اللہ کی دعوت کو رد کرنے اور انصارِ دین کی راہ میں روڑے اٹکانے والوں کا۔ اوّل الذکر گروہ قلیل التعداد کمزور اور بے بضاعت ہوتا ہے جبکہ دوسرے گروہ کی کثرتِ تعداد اور قوت و طاقت اور وسائل کی بہتات کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود غلبۂ حق کے مقصد میں اوّل الذکر گروہ کامیاب ثابت ہوتا ہے اور موخر الذکر ناکام ہوئے بغیر نہیں رہتا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اوّل الذکر گروہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہوتی ہے اور موخر الذکر گروہ سب کچھ رکھنے کے باوجود اس سے یکسر محروم ہوتا ہے۔ اسی لئے ان دونوں گروہوں کی کشمکش کے نتیجہ میں فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ کا نظارہ دُنیا کے سامنے آئے بغیر نہیں رہتا۔

اس سے ظاہر ہے کہ مامور من اللہ پر ایمان لانا اور نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کا نعرہ بلند کرکے اور اُس کے اعوان و انصار میں شامل ہو کر غلبہ حق کے لئے جدوجہد کرنا اور اس راہ میں تکالیف اُٹھا کر قربانیاں پیش کرنا مومنوں کی انتہائی خوش بختی پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں وہ تائید و نصرت الٰہی کے مورد بنتے ہیں۔ اور کامیابی ان کے لئے بہرطور مقدر ہوتی ہے۔ اس آخری زمانہ میں احمدی ہونے کی حیثیت میں یہ خوش بختی ہمارے حصہ میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ کی آسمانی پکار کے جواب میں ہمیں دل کی گہرائیوں سے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کا نعرہ لگانے اور نصرتِ دین کے لئے قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اُسی نے اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کی عظیم ذمہ داری ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے اور وہی ہمیں حتی المقدور اس ذمہ داری کو نبھانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہم کمزور اور نا طاقت و بے بضاعت ہیں لیکن ہمارا خدا جس نے ہمارے کمزور کندھوں پر یہ عظیم ذمہ داری ڈالی ہے قادر و عزیز ہے۔ اُس کی قدرتوں اور طاقتوں کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اس خوش بختی کا اُسی نے محض اپنے فضل سے ہمیں مورد بنایا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے تیس سال قبل ہمیں ہماری یہ خوش بختی یاد دلاتے ہوئے فرمایا تھا:-

"یاد رکھو تم وہ قوم ہو جو آج اسلام کی ترقی کے لئے بمنزلہ بیج کے ہو۔ تم وہ درخت ہو جس کے نیچے دنیا نے پناہ لینی ہے۔ تم وہ آواز ہو جس کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا پیغام دنیا کو سنائیں گے۔ تم وہ اولاد ہو جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخر کریں گے اور اپنے خدا کے حضور کہیں گے کہ اے میرے رب! جب میری قوم نے قرآن کو پھینک دیا تھا اور تیرے نشانات کی قدر کرنے سے مُنہ موڑ لیا تھا تو یہی وہ چھوٹی سی جماعت تھی جس نے اسلام کے جھنڈے کو تھامے رکھا۔ اسے مارا گیا، اسے بدنام کیا گیا، اسے گھروں سے بے گھر کیا گیا اور اسے مصیبت کی چکیوں میں پیسا گیا مگر اُس نے تیرے نام کو اونچا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ میں آسمان کو اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ خدا نے جو کچھ کہا تھا وہ پورا ہوا۔ وہ سچے وعدوں والا خدا ہے جو آج بھی اپنی ہستی کے زندہ نشان ظاہر کر رہا ہے۔ دُنیا کی اندھی آنکھیں دیکھیں یا نہ دیکھیں اور بہرے کان سنیں یا نہ سنیں لیکن یہ امر اٹل ہے کہ خدا کا دین پھیل کر رہے گا۔"
(الفضل ۲۱ اپریل ۱۹۴۹ء)

ہمیں ہماری یہ خوش بختی یاد دلا کر حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں اپنی اس خوش بختی کی قدر کرنے اور ہمیشہ ہی اس خوش بختی کا مورد بنے رہنے کی تلقین کرتے ہوئے مزید فرمایا:-

"خدا نے جو وعدے کئے وہ کچھ تو پورے ہو چکے اور باقی آئندہ پورے ہوں گے۔ آئندہ جو کچھ ظاہر ہوگا ہمیں اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جن کندھوں پر آئندہ سلسلہ کے کاموں کا بوجھ پڑنے والا ہے چاہیئے کہ وہ ہمت کے ساتھ اس بوجھ کو اٹھائیں یہاں تک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بادشاہت پھر دنیا میں قائم ہو جائے میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ زندگی کی آخری گھڑی تک مجھے اپنے دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے اور آپ لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ خدمتِ دین کی توفیق دے اور آپ اُس وقت تک صبر نہ کریں جب تک کہ اسلام دوبارہ ساری دنیا پر غالب نہ آ جائے۔"
(الفضل ۲۱ اپریل ۱۹۴۹ء)

حقیقت یہی ہے کہ اپنی اس خوش بختی کی قدر کرنا اور اس خوش بختی کے بنیادی تقاضا کو پورا کرتے ہوئے خدمتِ دین کی راہ میں آگے ہی آگے قدم بڑھا کر اس خوش بختی کا مورد بنے رہنا ہماری اوّلین ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کی کما حقہٗ ادائیگی کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ ہم اپنے عمل سے اپنے انصار اللہ ہونے کا ثبوت دیتے چلے جائیں تا اَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ کا وعدہ ہمارے حق میں پورا ہوتا چلا جائے یہاں تک کہ اسلام پوری دُنیا میں غالب آ جائے اور یہی ہمارا مقصد زندگی حاصل ہو جائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علمی اعجاز

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ مغربی جرمنی

(۲)

تحریک کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے عربی میں تقریر کا ملکہ بھی خارق عادت طور پر عطا فرمایا۔ اس امر کا تاریخی شاہد آپ کا وہ پُر شوکت خطبۂ عید ہے جو ۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء کو عید الاضحیٰ کے موقعہ پر آپ نے فی البدیہہ فصیح و بلیغ عربی میں دیا۔ اس کی تقریب یوں پیدا ہوئی کہ عید سے ایک دن قبل یعنی یوم عرفہ کے روز آپ نے حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کو تحریر فرمایا کہ مَیں آج کا دن اور رات کا کسی قدر حصہ اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے دعائیں گزارنا چاہتا ہوں۔ اس لئے تمام دوست جو یہاں موجود ہیں اپنا نام معہ جائے سکونت کے میرے پاس بھیج دیں۔ تاکہ دعا کرتے وقت ان کو بھی شامل کر لیا جائے۔ اس ارشاد کی تعمیل میں قادیان اور بیرون جات سے آئے ہوئے قریباً دو صد احباب کی فہرست تیار کر کے آپ کو پہنچا دی گئی۔

عید کے دن علی الصبح آپ کو الہام ہوا۔

"آج تم عربی میں تقریر کرو
تمہیں قوت دی گئی۔

نیز الہام ہوا۔

"كَلَامٌ أُفْصِحَتْ
مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ كَرِيْمٍ
یعنی اس کلام میں خدا کی
طرف سے فصاحت بخشی گئی"۔

(حقیقۃ الوحی ص۳۶۲)

آپ نے ان ہر دو الہامات سے احباب کو اطلاع کرتے ہوئے اپنے دو عربی دان مصاحبوں حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ اور حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو خاص طور پر ہدایت فرمائی کہ وہ خطبہ ساتھ ساتھ قلم بند کرتے جائیں۔

نماز عید ختم ہونے پر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور یا عباد اللہ فکّروا کے الفاظ سے فی البدیہہ عربی خطبہ دینا شروع کر دیا۔ دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ آپ پر اس وقت ایک خاص حالت طاری تھی۔ چہرہ سرخ اور حد درجہ نورانی ہو رہا تھا اور آپ کی آواز میں بھی ایک تغیر محسوس ہوتا تھا۔ آپ کی زبان سے فصیح و بلیغ کلمات اس تیزی سے نکل رہے تھے کہ کاتبوں کا ساتھ چلنا مشکل ہو رہا تھا۔

دوران خطبہ ایک بار آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ میں نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لو۔ ممکن ہے بعد میں مَیں بھی نہ بتا سکوں۔ جب آپ خطبہ پڑھ کر بیٹھ گئے۔ تو احباب کی درخواست پر مولانا عبدالکریم صاحبؓ اس کا ترجمہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے مگر پیشتر اس کے کہ وہ ترجمہ شروع کرتے حضرت اقدس نے فرمایا۔

"اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن عید کی رات میں جو میں نے دعائیں کی ہیں ان کی قبولیت کے لئے نشان رکھا گیا تھا۔ کہ اگر میں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا تو وہ ساری دعائیں قبول سمجھی جائیں گی۔ الحمد للہ کہ وہ ساری دعائیں بھی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق قبول ہو گئیں۔"

(ملفوظات جلد ۲ ص۳۰)

اس خطبہ کا جو نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود پیش کیا ہے وہ سننے کے قابل ہے حضور فرماتے ہیں:

"عید الاضحیٰ کی صبح کو مجھے الہام ہوا کہ کچھ عربی میں بولو چنانچہ بہت احباب کو اس بات سے اطلاع دی گئی۔ اور اس سے پہلے مَیں نے کبھی عربی زبان میں کوئی تقریر نہیں کی تھی۔ لیکن اس دن میں عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ایک بلیغ و فصیح پُر معانی کلام عربی میں میری زبان میں جاری کی۔ جو کتاب خطبہ الہامیہ میں درج ہے۔ وہ کئی جز کی تقریر ہے جو ایک ہی وقت میں کھڑے ہو کر زبانی فی البدیہہ کہی گئی۔ اور خدا نے اپنے الہام میں اس کا نام "نشان" رکھا۔ کیونکہ وہ زبانی تقریر محض خدائی قوت سے ظہور میں آئی۔ میں ہرگز یقین نہیں مانتا کہ کوئی فصیح اور اہل علم اور ادیب عربی بھی زبانی طور پر ایسی تقریر کھڑا ہو کر کر سکے"

(نزول المسیح ص۲۱۰)

اس کیفیت کو ایک اور پیرائے میں آپ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرمایا

"تب میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی۔ کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور مَیں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اول کسی کاغذ میں قلم بند کی جائے کوئی شخص دنیا میں بغیر کسی خاص الہام الٰہی کے بیان کر سکے۔ جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا لوگوں میں سنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد دو سو کے قریب ہو گی۔ سبحان اللہ اس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ مَیں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا۔ خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے چلے جاتے تھے۔ اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا۔۔۔۔۔۔ یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا۔ اور کوئی نظیر اس کی پیش نہیں کر سکتا"۔

(حقیقۃ الوحی ص۳۶۲ و ص۳۶۳)

یہ خطبہ جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے علمی اعجاز کا ایک بے نظیر کرشمہ ہے "خطبہ الہامیہ" کے نام سے چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔ اس میں وہ فصاحت و بلاغت ہے کہ پڑھنے والا وجد میں آجاتا ہے۔ اصلی خطبہ جو "یا عباد اللہ فکّروا" سے شروع ہوتا ہے۔ اور "سوف ینبئھم خبیر" پر ختم ہوتا ہے قربانی کی حکمت اور اس کے فلسفہ کے بیان پر مشتمل ہے۔ بعد میں چار ابواب آپ نے رقم فرما کر اس کے ساتھ شامل کر دیئے۔ ان میں آپ نے ان دعاوی پر روشنی ڈالی ہے:

فہم قرآن اور عربی فصاحت و بلاغت کے اعجازی نشانات کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عمومی رنگ میں بھی ایک اعجازی قوت بخشی گئی۔ اور ایک ایسی علمی فضیلت عطا کی گئی۔ جس میں خدا تعالیٰ کی قدرت کا صاف جلوہ نظر آتا تھا۔ چنانچہ جلسہ اعظم لاہور میں آپ کا اسلام کی نمائندگی میں پڑھا جانے والا مضمون اس کا علمی شاہد ہے۔

اس کی تقریب اس طرح پر ہوئی کہ ۱۸۹۶ء میں ایک ہندو سوامی شوگن چندر کی ذاتی کوشش سے صوبہ پنجاب کے صدر مقام لاہور میں ایک ایسی مذہبی کانفرنس کا انعقاد ہونا قرار پایا جس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں سے پانچ معین عنوانات پر اپنے اپنے مذہب کی رو سے روشنی ڈالنے کی درخواست کی گئی تھی۔ مسلمانوں کی طرف سے حضرت بانی سلسلہ کے علاوہ تین اور اصحاب نے بھی اپنے آپ کو اسلام کی نمائندگی کیلئے پیش کیا۔ جن میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی شامل تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے جو مضمون اس غرض کے لئے تیار کیا اس کے بارے میں تحریر فرمایا۔

"مَیں بغیر خدا کے بلائے بول نہیں سکتا اور بغیر اس کے دکھانے کے کچھ دیکھ نہیں سکتا۔ اس لئے مَیں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ مجھے ایسے مضمون کا القا کرے جو اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے مَیں نے دعا کے بعد دیکھا کہ ایک قوت میرے اندر پھونک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دی گئی ہے۔ میں نے اس آسمانی
قوت کی ایک حرکت اپنے اندر
محسوس کی اور میرے دوست جو
اس وقت حاضر تھے جانتے
ہیں کہ میں نے اس مضمون کا
کوئی مسودہ نہیں لکھا۔ صرف
قلم برداشتہ لکھا تھا اور ایسی
تیزی اور جلدی سے میں لکھتا
جاتا تھا کہ نقل کرنے والے کے
لئے مشکل ہو گیا کہ اس قدر جلدی
اس کی نقل لکھے جب میں مضمون
ختم کر چکا تو اللہ تعالےٰ کی طرف
سے الہام ہوا کہ
مضمون بالا رہا"
(حقیقۃ الوحی ص۲۷۹)

اس الٰہی بشارت کے ملتے ہی آپ نے
ایک اشتہار "سچائی کے طالبوں کے لئے
عظیم الشان خوشخبری" کے عنوان سے شائع
کیا جس میں آپ نے منجملہ دیگر امور کے تحریر
فرمایا:

"یہ میری تقریر انسانی فضولیوں
سے پاک اور لاف و گزاف کے
داغ سے منزہ ہے۔ مجھے اس
وقت محض بنی آدم کی ہمدردی
نے اس اشتہار کے لکھنے
کے لئے مجبور کیا ہے کہ تا وہ
قرآن شریف کے حسن و جمال
کا مشاہدہ کریں اور دیکھیں کہ
ہمارے مخالفوں کا کس قدر
ظلم ہے کہ وہ تاریکی سے
محبت کرتے اور اس نور سے
نفرت رکھتے ہیں۔ مجھے خدائے
علیم نے الہام سے مطلع فرمایا
ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو
سب پر غالب آئے گا۔ اور اس
میں سچائی اور حکمت اور معرفت
کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں
بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو
اول سے آخر تک سنیں شرمندہ
ہو جائیں گی۔ اور ہرگز قادر نہیں
ہوں گے۔ کہ اپنی کتابوں کے
یہ کمال دکھلا سکیں"۔
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم
ص۲۴۵)

۲۶ر دسمبر کو یہ جلسہ شروع ہوا۔ مسلمان
اور ہندو مقررین نے اپنے اپنے مضامین
پڑھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا مضمون
دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں رکھا
گیا تھا۔ پہلا تصرف الٰہی تو یہ ہوا کہ مقررہ
وقت سے بہت پہلے جبکہ پہلی نشست کے
لوگ بھی اپنی اپنی جگہوں پر جمے بیٹھے تھے
ہزاروں سامعین کا ایک سیلاب چاروں
طرف سے امڈ آیا۔ اور جلسہ کا پنڈال
اس قدر کھچا کھچ بھر گیا کہ سینکڑوں اشخاص
جن میں ملک کے نامی افراد رؤسا، ڈاکٹر
اور وکلاء بھی تھے۔ کھڑے رہنے پر
مجبور ہو گئے۔ حضرت بانی سلسلہ اپنی
علالت طبع کے باعث خود تشریف نہ
لا سکے تھے۔ اس لئے آپ نے اپنے ایک
جلیل القدر صحابی حضرت مولانا عبدالکریم
صاحبؓ کو اپنا مضمون پڑھنے پر مقرر
فرمایا۔

تائید روح القدس سے معمور وقت کے
ہاتھ کا لکھا ہوا یہ مضمون جب مولانا
عبدالکریم صاحب جیسے فصیح اللسان اور
جہیر الصوت شیریں زبان عالم نے پڑھنا شروع
کیا تو سامعین پر ایک وجد کی کیفیت
طاری ہو گئی۔ اور ہر طرف سے تحسین و
آفرین کی صدا بلند ہونے لگی۔ مضمون
کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ جب مقررہ
وقت ختم ہوا اور مضمون ابھی باقی تھا
تو بعد کے ایک مقرر مولوی ابو یوسف
محمد مبارک (سیالکوٹی) نے اعلان کیا کہ
کہ وہ اپنا وقت بھی حضرت کے مضمون
کو دیتے ہیں۔ اس اعلان کا ہونا تھا کہ
سارے مجمع میں خوشی اور مسرت کی لہر
دوڑ گئی۔ اور تمام پنڈال تالیوں سے
گونج اٹھا۔ اور جب یہ وقت بھی ختم
ہو گیا اور مضمون ختم نہ ہوا تو سامعین
اصرار کرنے لگے۔ کہ جلسہ کی کارروائی
اس وقت تک جاری رہے۔ جب تک
مضمون ختم نہ ہو لے۔ چنانچہ تقریر جاری
رہی اب شام ہو چکی تھی۔ اور ابھی چار عنوانات
پر تقریر باقی تھی۔ اس پر چاروں طرف سے
یہ مطالبہ ہونے لگا کہ جلسہ کے لئے ایک
دن اور بڑھا دیا جائے۔ اور یہ مطالبہ اس
شدت سے ہوا کہ منتظمین کو بقیہ مضمون کے لئے
ایک دن بڑھانا پڑا۔ چنانچہ وہ بقیہ حصہ ۲۹ دسمبر
کو پڑھا گیا۔

اس دن بھی وہی پہلے والا سماں بندھ
گیا۔ اسلام کی جس خوبی سے نمائندگی کی گئی
اور محاسن قرآن کو جس عمدگی سے پیش کیا گیا۔
اس سے مسلمانوں کے چہرے دمک اٹھے۔
اور جب تقریر کے آخر پر فاضل مقرر نے حضرت
اقدسؑ کی یہ تحریر پڑھی کہ

"میں بنی نوع انسان پر ظلم
کروں گا اگر میں اس وقت
ظاہر نہ کروں کہ وہ مقام جس
کی میں نے یہ تعریفیں کی ہیں
اور وہ مرتبہ مکالمہ اور مخاطبہ کا
جس کی میں نے اس وقت
تفصیل بیان کی ہے وہ خدا کی
عنایت نے مجھے عنایت فرمایا ہے تا
میں اندھوں کو بینائی بخشوں۔
اور ڈھونڈنے والوں کو اس
گم گشتہ کا پتہ دوں اور سچائی
قبول کرنے والوں کو اس پاک
چشمہ کی خوشخبری سناؤں جس کا
تذکرہ بہتوں میں ہے اور پانے
والے تھوڑے ہیں"۔

تو سامعین زبان حال سے پکار اٹھے کہ اس
تقریر کے پیچھے انسان نہیں بلکہ خدا کلام
کر رہا ہے۔ مسلمان تو بے اختیار یہ اقرار کرتے
تھے کہ اگر یہ مضمون نہ ہوتا تو آج اسلام کو
سبکی اٹھانی پڑتی۔

اسلام کی اس شاندار فتح کا اعتراف
حاضرین جلسہ اپنی زبان حال و قال سے تو کر ہی
چکے تھے۔ ملک کے بیس کے قریب اخبارات
نے شہ سرخیوں کے ساتھ کالم لکھ کر مضمون کی
مقبولیت کا آنکھوں دیکھا حال نشر کیا۔ اس
وقت تین اخباروں کے تبصرے پیش کئے
جاتے ہیں۔

اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" لاہور نے
لکھا۔

"اس جلسہ میں سامعین کی دلی
اور خاص دلچسپی مرزا غلام احمد
قادیانی کے لیکچر کے ساتھ تھی جو
اسلام کی حمایت و حفاظت میں ماہر
کامل ہیں۔ اس لیکچر کے سننے
کے لئے دور و نزدیک سے مختلف
فرقوں کا ایک جم غفیر امڈ آیا تھا۔
اور چونکہ مرزا صاحب خود تشریف
نہیں لا سکتے تھے۔ اس لئے یہ
لیکچر ان کے ایک لائق شاگرد منشی
عبدالکریم صاحب فصیح سیالکوٹی
نے پڑھ کر سنایا۔ ۲۷ر تاریخ کو
یہ لیکچر تین گھنٹہ تک ہوتا رہا۔
اور عوام الناس نے نہایت ہی
خوشی اور توجہ سے اس کو
سنا۔ لیکن ابھی صرف ایک سوال
ختم ہوا تھا۔ مولوی عبدالکریم صاحب
نے وعدہ کیا کہ اگر وقت ملا
تو باقی حصہ بھی سنا دوں گا اس
لئے مجلس انتظامیہ اور صدر نے
یہ تجویز منظور کر لی کہ ۲۹ر دسمبر
کا دن بڑھا دیا جائے"۔
(انگریزی سے ترجمہ)
(باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند دعائیں

جو حضور التزاماً ہر روز مانگا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ میں التزاماً
چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں

اوّل :۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خدا مجھ سے وہ کام لے جس
سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم۔ پھر اپنے گھر والوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین اولاد
عطا ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم۔ اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ وہ سب دین کے خادم
بنیں۔

چہارم:۔ اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام

پنجم:۔ اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں
جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۲ ص۳-۴ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۰ء
خط نمبر ۶ مولانا عبدالکریم صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ

ربوہ

مرتب :- قیوم شاہد ایم اے
صفحات :- ۱۶۰ قیمت : درج نہیں
ناشر :- قیوم اکیڈمی - ربوہ

زیر تبصرہ کتاب عالمگیر جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ کے بارے میں مختلف طبع شدہ مضامین کی نئی ترتیب سے ایک پیشکش ہے۔ اس میں ممتاز صحرائی کا ربوہ کی سرزمین کے بارے میں تاریخی پس منظر خصوصاً اہم ہے۔ کتاب میں ربوہ کے بارے میں متعدد تصاویر بھی طبع کی گئی ہیں۔ زیادہ بہتر ہوتا اگر ان تصاویر کو صفائی سے چھاپنے پر بھی توجہ دی جاتی۔ اس کتاب کے ربوہ کے افتتاح ربوہ میں پہلی رات، پہلا دن اور ربوہ کے بارے میں مختلف لوگوں کے تاثرات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سرزمین ربوہ کے بارے میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے بعض ارشادات بھی کتاب کی زینت ہیں۔ کتابت اور طباعت اچھی ہے۔ تصاویر صاف نہیں۔

دعائے مغفرت

(۱) خاکسار کے والد محترم میاں مہرالدین صاحب سابق ٹھیکیدار لنگر جلسہ سالانہ (برادر اصغر حضرت میاں صدر الدین صاحب رضی اللہ عنہ آف قادیان) بتاریخ ۵ جنوری ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ بوقت ۱ بجے رات بعمر ۸۶ سال مولائے حقیقی کو پیارے ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر ۱۹۰۳ء میں بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔

اگلے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فداہ نفسی نے مسجد مبارک میں نماز عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب کرام شریک ہوئے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ انچارج غانا نے دعا کرائی۔

محترم والد صاحب بہت سی صفات کے حامل تھے وہ بلاشبہ ہمارے سارے خاندان کیلئے دعاؤں کا خزانہ تھے اُن کی وفات سے ہم ایک بابرکت اور محسن وجود سے محروم ہو گئے ہیں۔

احباب دعا فرمادیں کہ مولا کریم انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ہمیں صبر جمیل کی طاقت عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار صدیق احمد منور مشنری انچارج احمدیہ مشن ماریشس حال دارالرحمت غربی ربوہ)

(۲) میرے بڑے بھائی جان قریشی ناصر احمد صاحب کا سب سے چھوٹا لڑکا نسیم احمد ناصر بعمر ۲ سال مورخہ ۴ جنوری ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ۱۱ بجے دوپہر اچانک وفات پا گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

دوست دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی جان اور اہل خانہ کو اس صدمے کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؁

(عبدالباسط قیصر ڈیسنٹ کلاتھ ہاؤس صدر بازار۔ اوکاڑہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے برادر نسبتی مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب امیر جماعت ضلع قصور حال پتوکی کی [illegible] دی اہلیہ مرزا خورشید احمد صاحب سمن آباد لاہور کے ہاں مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۷۹ء کو لڑکا ہوا لیکن تھوڑی دیر کے بعد وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ مرزا خورشید بیگ صاحب کا پہلا بچہ تھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ تمام عزیزوں کو اور والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور نعم [illegible] عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲) خاکسار کی بھاوج امت الحفیظ صاحبہ اہلیہ رانا نذیر احمد صاحب دھرم پورہ لاہور عرصہ دس دن سے دل کی تکلیف کی وجہ سے سی۔ ایم۔ ایچ لاہور میں داخل ہیں ابھی تک آرام نہیں آرہا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو جلد سے جلد صحت سے نوازے۔ آمین

(رانا مبارک احمد - وحدت روڈ لاہور)

☆ خاکسار ایک عرصہ سے بیمار ہے ڈاکٹروں نے بلڈ پریشر کا مرض بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ علاج کے ذرائع پیدا کرے اور مجھے کامل شفایابی عطا فرمائے۔ احباب کرام سے

اعلان نکاح

مورخہ ۲۹/۱۲/۷۹ کو دارالضیافت ربوہ میں خاکسار نے عزیزہ مسرت بٹ صاحبہ بنت مکرم نیاز قطب احمد بٹ صاحب سکنہ پشاور کے نکاح کا پندرہ ہزار (/۱۵،۰۰۰ روپے) مہر کے عوض عزیزم چوہدری محمد اسلم صاحب پسر مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سکنہ ربوہ کے ہمراہ اعلان کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے موجب صد برکات اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ پشاور)

تقریب رخصتانہ

خدا کے فضل سے میری بیٹی عزیزہ نامرہ قریشی کی تقریب رخصتانہ ہمراہ عزیزم چوہدری ندیم احمد ایڈووکیٹ ابن چوہدری ظفر الحسن صاحب مرحوم) بروز بدھ بتاریخ ۱۴ نومبر ۱۹۷۹ء بمقام میرج گارڈن گلشن اقبال کراچی عمل میں آئی۔

محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی اور دیگر معززین نے دعا میں شرکت فرمائی۔ محترم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ احمدیہ نے نکاح پڑھایا۔ بعد ازاں آپ نے حاضرین سمیت اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائی۔ قارئین الفضل سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(محمد احمد قریشی - فلپس سروس ڈیپارٹمنٹ گارڈن روڈ کراچی ۳)

اعلان

ایک گٹھڑی جس میں کپڑے۔ کتابیں اور گرڈ وغیرہ تھا ۲۹ دسمبر کو ربوہ سے لاہور آتے ہوئے راستے میں کسی دوسرے مسافر کے پاس چلی گئی ہے۔ جس صاحب کے پاس ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج دیں یا اطلاع دیں۔

(محمود احمد معرفت مسجد احمدیہ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ)

۴۴ - بھی دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد نعیم ساکن شیخ پنجہ ڈاکخانہ کھائی کلاں تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا)

☆ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مالی نقصان کے نعم البدل سے نوازے اور پریشانیاں دور فرمائے اور مشکلات آسان کرے۔ آمین۔

(شان محمد مری روڈ۔ راولپنڈی)

☆ خاکسار کے برادر نسبتی سید ندیم احمد کا کراچی میں سکوٹر کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ سخت چوٹیں آئی ہیں احباب کرام سے عزیز کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(سید نور شاہ محلہ چکوٹہ۔ شور کوٹ)

☆ خاکسار کچھ دنوں سے کھانسی، نزلہ زکام کی وجہ سے بہت پریشان ہے۔ نیز میرے داہنے ہاتھ کی دوسری [illegible] تیسری انگلی تقریباً ایک سال سے اکڑی ہوئی ہیں جن میں سردیوں میں بہت درد ہوتا ہے احباب [illegible] سے میری مشکلات دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نظام الدین احمد بلال۔ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور)

☆ گذشتہ طوفان باد و باراں سے مسجد بیت وسعادت حلقہ کوارٹرز عزیز آباد دارالیمن غربی شہید ہو گئی تھی [illegible] کی تعمیر نو کی کوشش جاری ہے۔ احباب [illegible] درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے [illegible] سے اس مسجد کی تعمیر کے سامان پیدا کرے اور اس مقصد کے لئے عطایا دینے والوں کو [illegible] فضل سے نو[illegible]۔ آمین

(رانا عبداللطیف صدر تعمیر [illegible] وسعادت۔ دارالیمن ربوہ)

ھو الشافی
چھوٹا قد کیور (DWARFISHNESS CURE) قیمت ۱۵ روپے
تفصیلی لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں۔
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک [illegible])
فون نمبر ۶۰۴ [illegible] ۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

پُرمعارف انداز میں وضاحت کی اور فرمایا کہ جو پہلوں کو ملا وہ بھی عظیم تھا اور جو بعد میں آنے والی نسلوں کو ملا وہ ان کے زمانوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لحاظ سے عظیم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر نئی صدی کا مسائل لے کر آتی ہے مثلاً اشتراکیت ہے اس کے مقابلہ کے لئے میں نے جس طرح سے استدلال کیا ہے اس رنگ میں پہلوں کو اس کی ضرورت نہیں تھی اور جو استدلال میں نے کئے وہ خدا نے مجھے سکھائے۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کے چاروں پہلوؤں تلاوت آیات، علم کتاب، حکمت اور تزکیۂ نفس کی علیحدہ علیحدہ وضاحت کرتے ہوئے "آیت" کی نہایت پُرمعارف انداز میں وضاحت کی اور فرمایا کہ ہر وہ ظاہری علامت جس کے ذریعہ سے مخفی علامت کا پتہ چلے وہ آیت ہے۔ عقلی امور اور عقلی دلائل بھی آیت کہلاتے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش، ان کی حرکت، زمانہ، سورج کی پیدائش یہ سب آیات اللہ ہیں۔ جو بھی چیز کائنات میں مادی اور غیر مادی طور پر ظہور میں آتی ہے وہ آیت ہے۔ اِس ضمن میں حضور نے گیلیکسیز (GALAXIES) کا ذکر ایک موٹی مثال کے طور پر کیا۔ حضور نے فرمایا کہ فلکیات کے ماہرین بتاتے ہیں کہ یہ جو پہلا آسمان ہمارے اِردگرد پھیلا ہوا ہے یہ سات آسمانوں میں سے ایک ہے۔ اس میں ستارے ہیں جو قبیلوں میں بٹے ہوئے ہیں ان قبیلوں کو گیلیکسیز (GALAXIES) کہا جاتا ہے۔ بے شمار سورج ایک گیلیکسی میں ہیں اور ہر گیلیکسی متحرک ہے اور ساتھ ساتھ موجود دو گیلیکسیز کی حرکت متوازی نہیں ہے بلکہ ان میں ہر آن فاصلہ بڑھتا جاتا ہے۔ جب ان دو میں اتنا فاصلہ پیدا ہو جائے کہ ان میں ایک نئی گیلیکسی کی جگہ بن جائے تو وہاں پر ایک نئی گیلیکسی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ پیدائشِ عالم ہے جو کہ اللہ کی ایک آیت ہے۔ اِسی ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے قدرتِ باری کے بہت سے مظاہر کا ذکر کیا اور فرمایا کہ معجزات اور نشانات آیات الٰہی ہیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے "والکتٰب" کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مضمون ساری دُنیا کی تفاصیل اپنے اندر سمیٹنے والا ہے یعنی وہ الکتاب قرآن ہے۔ اس کی تعلیم کی وسعت نہایت ہمہ گیر ہے۔ قرآن کریم نے ہر چھوٹی بڑی چیز کے متعلق احکام دئے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے کھانے کے آداب کے بارے میں اسلامی تعلیم کا ذکر بطور مثال فرمایا اور عورتوں کے بارے میں بعض احکامات کا ذکر کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے بعد ازاں تیسری چیز یعنی حکمت کا ذکر کیا اور کہا کہ اسلامی تعلیم میں اعتدال کا حکم دیا گیا ہے۔ روزہ رکھنے کا حکم ہے مگر اعتدال کے ساتھ، کھانے پینے کا حکم ہے مگر ساتھ ہی کہا ہے کہ اسراف نہ کرو۔ بداخلاقی سے روکا ہے۔ اس کے بعد چوتھی بات تزکیۂ نفس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پاکیزگی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے مگر کہا ہے کہ اپنے آپ کو پاک نہ قرار دو بلکہ ہمیشہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو۔ خدا تعالیٰ نے اعلان کیا ہے کہ جو پاک ہے وہ اس کی خود شہادت دے گا اور ان کے پاس اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور ان کے ذریعہ اپنے نشانات دکھائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے کہا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا شکر گزار بنائے رکھے اور اپنی رحمتوں سے نوازتا چلا جائے۔ آخر میں دعا کرانے سے قبل حضور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور علیہ السلام نے جماعتِ احمدیہ کے ترقی اور عروج حاصل کرنے کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ خدا نے اِس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے۔

حضور نے اپنے اِس اختتامی خطاب کے آخر میں جو قرآنی علوم و معارف کا ایک بیش بہا خزینہ تھا اور جو قریباً پونے دو گھنٹہ تک جاری رہا حاضرین کو بہت ہی پُراثر دعاؤں سے نوازا۔ حضور نے فرمایا۔ خدا کرے کہ ہم انسانوں کے ساتھ ہمدردی کرنے، انکی بے لوث خدمت بجا لانے، ان کے دُکھوں کو دُور کرنے اور انہیں سُکھ پہنچانے کی کوشش کی وجہ سے ربِّ کریم کی نگاہ میں وہ مقام حاصل کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو۔ وہ ہم میں سے اکثر کو توفیق دے کہ وہ نسلاً بعد نسلٍ نیک اور پاک اور خدا کی خدائی میں امن کو قائم کرنے والے بھلائی چاہنے والے، نیکی قائم کرنیوالے ہوں۔ اِس وقت دُنیا بڑے پریشان کن حالات سے دوچار ہے۔ کہا نہیں جا سکتا کہ کب دُنیا کو عالمگیر ہلاکت کا سامنا کرنا پڑے۔ دعا کریں اپنی خاطر اپنی نسلوں کی خاطر کہ نوعِ انسان توبہ کرے اور اپنے خدا کی طرف رجوع کرے۔ انسان اپنے اندھیروں کو دُور کرنے کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نُور کی بھیک مانگے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے حصّہ لے کر نور پھیلانے والا ہو، بھائی بن کر زندگی گزارنے والا ہو، دشمن نہ ہو۔ خیر خواہ ہو بدخواہ نہ بنے۔ ہر جہت اور ہر پہلو سے امن قائم کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ امن قائم کرنے کی طرف اس کی راہنمائی کرے۔ مختلف قوموں کے درمیان جو اختلافات، انتشار، شکر رنجیاں ہیں وہ دُور ہوں۔ بین الاقوامی سطح پر امن کا سورج طلوع ہو۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اسلام کی خدمت میں مصروف ہیں خواہ دُنیا کے کسی بھی حصّہ میں ہیں اپنی برکتوں اور فضلوں سے نوازے اور اپنے فرشتوں کے ذریعہ اپنی رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح ان پر نازل کرے۔ انکے دل انسانوں کی محبت سے بھر دے۔ وہ خدا کی مخلوق کا خیال کرنے والے ہوں خدا کرے کہ یہ دولت کی کمی اپنے جذبہ سے پوری کریں۔ اگر کسی جگہ انسان دُکھ میں ہے تو دولت کی مساوی تقسیم اس دُکھ کو دُور کرنے کا باعث بنے۔ کوئی پیٹ رات کو بھوکا نہ سوئے۔ کوئی زیادہ کھانے کی وجہ سے پیٹ درد میں مبتلا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر طرف سے رحم کرے۔ ہم کو بخشے۔ ہماری غلطیوں کو معاف کرے۔ ہمارے عیبوں کو نظرانداز کرے اور ہمیں قیامت کے دن ان لوگوں میں اُٹھائے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں بیٹھے ہوں۔

خدا آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ جہاں بھی جائیں۔ راہ میں۔ گھروں میں، سفر میں اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے۔ حافظ و ناصر ہو۔ خیر کے سامان پیدا ہوں۔ ہر دکھ سے محفوظ رہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کی زندگیاں اور عمریں بڑھائے۔ نیتوں میں اخلاص بڑھائے خدا توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق آپ آئندہ سال پھر جمع ہوں، حمد کے ترانے گانے کے لئے، اس کے حضور عاجزانہ جُھک کر دعائیں مانگنے کے لئے، اپنے آنسوؤں کی شکل میں اس کے آستانہ پر چھڑکاؤ کرنے کے لئے دُنیا میں اللہ تعالیٰ کے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی محبّت پیدا کرنے کے لئے۔

ڈیڑھ لاکھ سے زائد سامعین کو بیش قیمت پُرسوز دعاؤں سے نوازنے کے بعد حضور نے ہاتھ اُٹھا کر پُرسوز اجتماعی دعا کرائی اور پھر دعا سے فارغ ہونے کے بعد احبابِ جماعت کو خدا تعالیٰ کی حفاظت میں سونپتے ہوئے انہیں بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور انہیں اپنے اپنے گھروں کو واپس جانے کی اجازت دی۔

اِس طرح جماعتِ احمدیہ کا ۸۷واں جلسہ سالانہ جو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو شروع ہوا تھا تین دن جاری رہنے اور ڈیڑھ لاکھ سے زائد انسانوں کو قرآنی علوم و معارف کے خزانوں سے مالا مال کرنے کے بعد ۲۸ر دسمبر کی شام کو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان اختتام پذیر ہوا۔

ضروری اِطلاع

جن احباب نے طاہر آباد میں بی بی امۃ المتین صاحبہ کی زمین میں سے بذریعہ احمد اسٹیٹ پلاٹ خرید کئے ہوئے ہیں ان کی پلاٹ بندی ہو گئی ہے براہِ کرم ۱۵ر جنوری ۱۹۸۰ء تک وہ کسی وقت تشریف لا کر اپنے پلاٹ پر قبضہ حاصل کر سکتے ہیں اس کے بعد ادارہ ہذا ذمہ دار نہ ہوگا۔

المشتہر:- احمد اسٹیٹ اینڈ پراپرٹی ڈیلرز انس مارکیٹ ربوہ فون ۵۳۵

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ